اِمدادِ مُصطَفٰے کے واقعات

06 ربیع الاول 1446ھ

06 ربیع الاول 1446 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم:اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول!ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے!مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ربیع الاول کا پیارا مہینہ جاری وساری ہے ہر طرف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی دھومیں مچی ہوئی ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بہاریں ہیں، آج کے اجتماع میں ہم امدادِ مُصطفٰے کے تعلق سے ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔پہلے ایک ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چہرے کی سیاہی دُور فرمادی

حضرت سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:میں نے دورانِ طواف ایک شخص کو ہر قدم پر حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے دیکھا تو اُس سے پوچھا:اے بھائی! سُبْحٰنَ اللّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بجائے دُرُودِ پاک کا وِرد کئے جارہے ہو،اِس میں کیا راز ہے؟تو وہ پوچھنے لگا:اللہ پاک آپ کو معاف فرمائے، آپ کون ہیں؟میں نے بتایا:میں سفیان ثوری ہوں۔تو اُس نے کہا:اگر آپ زمانے والوں میں اجنبی نہ ہوتے تو میں آپ کو اپنے حال اور اِس راز کی خبر نہ دیتا، پھر بولا

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

کہ میں اپنے والدِ گرامی کے ساتھ حج کے ارادے سے چل پڑا۔ دورانِ سفر میرے والدِ محترم بیمار ہو گئے، اُن کا چہرہ کالا(Black)ہو گیا، آنکھیں نیلی پڑ گئیں اور پیٹ پھُول گیا، میں نے روتے ہوئے یہ پڑھا:اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ(پ۲، البقرۃ:۱۵۶)(ترجَمۂ کنزالعرفان: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔)(پھر تھوڑی دیر بعد)اِسی ویرانے میں میرے والد کا انتقال ہو گیا، پھر میں نے اُن کے چہرے پر چادر ڈال دی۔ اچانک مجھ پر نیند کا غَلَبہ طاری ہوا اور میں سو گیا، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس سے زیادہ خوب صورت اور صاف ستھرے لباس والا میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔وہ میرے والدِ محترم کے قریب تشریف لائے اور اُن کے چہرے سے چادر ہٹا کر اپنا مبارک ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگے۔ تو اُن کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید ہو گیا۔پھر انہوں نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وہ پہلے کی طرح ہو گیا، پھر وہ پلٹنے لگے تو میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اُن کی چادر کو تھام کر پوچھا: یاسَیِّدِی! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ آپ کے وجود کی بَرَکت سے اللہ پاک نے میرے والدِ محترم پر اِس ویرانے میں یہ احسان فرمایا ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں، تیرا یہ باپ بہت بڑا گناہگار تھا، لیکن مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا تھا۔جب یہ اِس بیماری میں مُبْتَلا ہوا تو مجھ سے فریاد کی اور بے شک جو مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، میں اُس کی فریاد کو پہنچتا ہوں۔ (اس کے بعد اس شخص نے کہا:) پھر میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے والدِ گرامی کا چہرہ سفید اور پھُولا ہوا پیٹ درست ہو چکا تھا۔(روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ:۵۶،۷/۲۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بلاشُبہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمَّتیوں پر اُن کے والدین سے بھی زیادہ مہربان(Kind)ہیں اور اُن پر بہت زیادہ لطف و عنایت بھی فرماتے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہر اُمَّتی کو نہ صرف پہچانتے ہیں بلکہ مشکل حالات میں اُمَّتیوں کی

اِمداد بھی فرماتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ واقعے میں جہاں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کا ظاہری وصال کے بعد مدد کرنا ثابت ہو رہا ہے، وہیں درودِ پاک کی فضیلت کا بھی بیان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا! دُرُودِ پاک ایسا مختصر اور عظیم الشان عمل ہے کہ اس کی برکت سے بڑی سے بڑی بلائیں ٹل جاتی ہیں نیز دُرُودِ پاک پڑھنے والوں پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّم خصوصی شفقتیں فرماتے اور مصیبت کے وَقْت اُن کی حاجات بھی پوری فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مختلف مواقع پر دُرودِ پاک کی ترغیب دلائی جاتی ہے اور دُرود شریف پڑھنے کی ترغیب تو "72 نیک اعمال" میں بھی شامل ہے، چنانچہ "72 نیک اعمال" میں ایک نیک عمل نمبر 8 یہ ہے کہ "کیا آج آپ نے کم از کم 313 بار درود شریف پڑھا؟ اس نیک عمل پر اگر ہم عمل کریں تو ہم درود و سلام پڑھنے کے عادی بن جائیں گے۔ لہٰذا دُرودِ پاک کی عادت بنانے کیلئے نیک اعمال پر عمل کیجئے، دُرود و سلام کے فضائل پڑھتے رہیے، ہمیشہ اپنے پاس ایک عدد تسبیح ضرور رکھئے جس کے ذریعے روزانہ ایک مخصوص تعداد میں دُرود شریف پڑھتے رہیے۔ اس کے علاوہ فارغ وَقْت میں بھی فُضول باتوں میں مشغول رہنے کے بجائے ذِکْر و دُرود کی عادت بنائیے۔ ان تمام اچھی عادتوں کو اپنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر اس کے شعبہ جات میں اپنی خدمات سرانجام دِیجئے اور دُنیا و آخرت کی برکتوں سے حصّہ لیجئے۔

آیئے! ترغیب کے لئے دُرُودِ پاک پڑھنے سے حاصل ہونے والی بَرَکات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

دُرودِ پاک کی برکات

مشہور مُحَدِّث حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دِہلَوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، ☆بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، ☆خوف دُور ہوتا ہے، ☆ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، ☆دُشمنوں پر فَتْح(Victory)حاصل ہوتی ہے، ☆اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے، ☆دل میں اُس کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے، ☆فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، ☆اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، ☆دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، ☆پڑھنے والا خُوشحال ہو جاتا ہے، ☆بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، ☆اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے، ☆دُرُود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، ☆موت کی سختیوں میں آسانی ہوتی ہے، ☆دنیا کی تباہ کاریوں سے نجات ملتی ہے، ☆تنگدستی(Poverty)دور ہوتی ہے، ☆بُھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں، ☆فِرِشتے دُرُودِ پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں، ☆دُرُود شریف پڑھنے والا جب پُلِ صِراط سے گُزرے گا تو نُور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابِت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نَجات پا جائے گا، ☆عظیم تر سَعادت یہ ہے کہ دُرُود شریف پڑھنے والے کا نام حُضُور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، ☆تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت بڑھتی ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوبیاں دل میں گھر کر جاتی ہیں، ☆کثرتِ دُرُود شریف سے حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تصوُّر ذِہن میں قائم ہو جاتا ہے، ☆خوش نصیبوں کو قُربتِ مُصْطَفٰے نصیب ہو جاتا ہے، ☆خواب میں مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار نصیب ہوتا ہے، ☆روزِ قِیامت مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُصافَحہ کرنے کی سعادَت نصیب ہو گی، ☆دُرُود شریف پڑھنے والے کو فِرِشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحبَّت رکھتے ہیں، ☆فِرِشتے اُس کے دُرُود کو سونے کے قَلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لیے دُعائے مَغفِرت کرتے ہیں، ☆زمین پر سیر کرنے والے فِرِشتے اُس کے دُرُود شریف کو مَدَنی

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کَس پناہ میں پڑھنے والے اور اُس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ (جذب القلوب، ص۲۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ربیعُ الاوّل کا مبارَک مہینا اپنی بر کتیں لُٹا رہا ہے، ہر طرف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکر سے عاشقانِ رسول اپنے دِل و دِماغ کو مہکا رہے ہیں، کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **ولادت** کا ذِکر ہورہا ہے تو کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہو رہی ہے۔ کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **سیرت** کا بیان ہو رہا ہے تو کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **مبارَک صورت** کا ذِکر خیر ہو رہا ہے۔ گویا یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ذرّہ ذرّہ میلادِ مُصْطَفٰے کی بر کتوں میں سے اپنا اپنا حصہ پا رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم ایمان والوں کو ادبِ مُصْطَفٰے بجالانے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے، چنانچہ

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 104 میں ارشادِ باری ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ (پ ۱، البقرة: ۱۰۴)	ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو

تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: اس آیت سے معلوم ہوا! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ ایسے الفاظ کے بارے میں حکمِ شرعی یہ ہے کہ جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور بُرے اور لفظ بولنے میں اس بُرے معنٰی کی طرف بھی ذہن جاتا ہو تو وہ بھی اللہ کریم اور

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے استعمال نہ کئے جائیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا! حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کا ادب ربِّ کریم خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔(تفسیر صراط الجنان،۱/۱۸۱بتغیر)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم بھی نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس طرح سے پکارا کریں، مثلاً یَارَسُوْلَ اللّٰہ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہ، یَانَبِیَّ اللّٰہ، یَانُوْرَ اللّٰہ، جیسا کہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًاؕ (پ ۱۸، النور: ۶۳)	ترجمۂ کنزُالعرفان(اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا(معمولی)نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے۔

کہ اے زید، اے عمرو۔ بلکہ یوں عرض کرو: یَارَسُوْلَ اللّٰہ، یَانَبِیَّ اللّٰہ، یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن، یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْن، یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔(فتاویٰ رضویہ،۳۰/۱۵۶)

غَیْرُ اللّٰہ سے مدد مانگنا کیسا؟

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حقیقی مدد گار صرف اور صرف اللہ پاک ہی کی ذات ہے۔ جیسا کہ اللہ کریم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُؕ(۴) (پ ۱، الفاتحۃ: ۴)	ترجمۂ کنزُالعرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: حقیقی مدد کرنے والا بھی تُو ہی ہے۔ تیری اجازت و مرضی کے بغیر کوئی کسی کی کسی قسم کی ظاہری، باطنی، جسمانی روحانی، چھوٹی بڑی

کوئی مدد نہیں کر سکتا۔(صراط الجنان، ۱/ ۵۳) البتہ اللہ پاک کی عطا سے اللہ پاک کے نیک بندے بھی مدد گار ہیں اور اللہ پاک کی عطا سے وہ مدد بھی کرتے ہیں، جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ-وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ(۴) (پ۲۸، التحریم:۴)

ترجمۂ کنزُالعرفان: تو بیشک اللہ خود ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد گار ہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: اس آیت میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مدد گار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی معاون (مدد کرنے والے) قرار دیا گیا، اس سے معلوم ہوا! اللہ پاک کے بندے مدد گار (مدد کرنے والے) ہیں، یاد رہے! جہاں غیرُ اللہ (اللہ پاک کے علاوہ کسی اور) کی مدد کی نفی ہے، وہاں حقیقی مدد مراد ہے۔(صراط الجنان، ۱۰/ ۲۱۸)

اللہ پاک کی عطا سے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرتِ مبارکہ میں مدد کرنے کی تو اتنی مثالیں موجود ہیں کہ اگر سب جمع کی جائیں تو ایک عظیمُ الشّان کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ آیئے! مختصراً چند مثالیں سنتے ہیں:

تھوڑا کھانا پورے لشکر کو کافی ہو گیا

بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تھوڑے سے کھانے سے پورے لشکر کو سَیر فرما دیا۔(بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۳/ ۵۱-۵۲، حدیث: ۴۱۰۱ ماخوذاً)

دودھ کا ایک پیالہ اور ستر صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دودھ کے ایک پیالے سے 70 صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کو سیراب فرما دیا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ

رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بیان کرتے ہیں کہ میں بھوک کی شدت سے کبھی اپنے پیٹ کو زمین سے لگایا کرتا تھا اور کبھی پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابہ کرام گزرا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ پاس سے گزرے میں نے ان سے قرآن کی آیت پوچھی تا کہ آپ میرا پیٹ بھر دیں مگر انہوں نے کچھ توجہ نہ کی اور گزر گئے۔ اسی طرح حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ آئے میں نے ان سے بھی ایک آیت پوچھی مگر انہوں نے بھی کچھ توجہ نہ کی اور گزر گئے۔ اس کے بعد حضرت ابو القاسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پاس سے گزرے تو میری حالت کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ آپ دولت خانہ میں تشریف لے گئے تو ایک پیالہ میں کچھ دودھ دیکھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ دودھ کیسا ہے؟ جواب ملا کہ ہدیہ ہے۔ مجھ سے فرمایا کہ اہل صفہ کو بلالاؤ۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ کے پاس صدقہ آتا تو اسے اہل صفہ کے لئے بھیج دیتے اور اس میں سے خود کچھ نہ کھاتے۔ اگر ہدیہ آتا تو اہل صفہ کو بلا کر اس میں شریک کر لیتے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ اتنے دودھ سے اہل صفہ کا کیا ہو گا اس کا تو میں ہی زیادہ مستحق تھا مگر ارشادِ تعمیل سے چارہ نہ تھا میں ان سب کو بلالایا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے وہ پیالہ دیا اور فرمایا کہ ان کو پلاؤ۔ میں ایک ایک کو پلاتا رہا یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیالہ لے کر اپنے دست مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ پھر فرمایا: ابوہریرہ! میں اور تم دونوں باقی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ نے سچ فرمایا۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور پیو! میں نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا: اور پیو! میں نے پھر پیا اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا کہ اب پیٹ میں گنجائش نہیں۔ بعد ازاں باقی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پی لیا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی... الخ، ۲۳۴/۴، حدیث: ۶۴۵۲ ماخوذاً)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

بخاری شریف میں یہ روایت بھی ہے کہ اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر کے چودہ سو(1400)یا اِس سے بھی زائد اَفراد کو سیراب کر دیا۔(بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، ۲۹/۳، حدیث:۴۱۵۲، ۴۱۵۳ماخوذاً)

لُعابِ پاک سے سانپ کا زہر ختم

مکۂ پاک سے مدینۂ طیّبہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے جب اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ غار کی طرف چلے، تو وہاں پہنچنے پر امیرُ المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جب تک میں اندر نہ جاؤں آپ داخل نہ ہوں، اگر اس میں کوئی نقصان دہ چیز ہو گی تو آپ سے پہلے مجھ تک پہنچے گی۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اندر گئے اور غار صاف کیا۔ غار میں چاروں طرف سوراخ تھے جنہیں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے تہبند کے ٹکڑے کرکے بھر دیا۔ دو سوراخ رہ گئے، ان پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنا پاؤں رکھ دیا اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اندر تشریف لے آیئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ داخل ہوئے اور امیرُ المومنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے، امیرُ المومنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو سوراخ میں سے کسی زہریلی چیز نے ڈَس لیا۔ مگر حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیند میں خلل آجانے کے خوف سے انہوں نے ذرا بھی حرکت تک نہ کی، مگر آنسو ٹپک پڑے جو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک چہرے کو چُومنے لگے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جاگ گئے اور فرمایا: ابو بکر! تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی: کسی (سانپ) نے ڈَس لیا، آپ پر میرے ماں باپ قربان! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے متاثرہ جگہ پر تھوک شریف لگایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔(جامع الاصول، الکتاب السابع فی الغدر، الباب الرابع، الفرع الثانی فی فضائل الرجال علی الانفراد، ۴۵۸/۸، حدیث:۶۴۲۶)

چھڑی تلوار بن گئی

جنگِ بدر میں حضرت عُکَّاشَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تلوار (Sword) ٹوٹ گئی تو وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں ایک چھڑی دی جو اُن کے ہاتھ میں پہنچتے ہی تلوار بن گئی۔ (جامع الاصول، الفرع الاول، عکاشہ بن محصن، ۳۲۴/۱۳ ملخصاً)

آنکھ عطا کر دی

ایک موقع پر حضرت قَتَادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھ تیر لگنے سے نکل گئی تو وہ ڈھیلا لے کر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوگئے اور آنکھ مانگی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں آنکھ عطا کردی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، فی فضل الانصار، ۵۴۲/۷، حدیث:۱۵ ملخصاً)

ٹوٹی پنڈلی کو درست کر دیا

حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے منقول ہے: غَزوۂ خَیبر کے موقع پر حضرت سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی ٹُوٹی ہوئی پنڈلی لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسی وَقت اُن کی پنڈلی کو درست کر دیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ۸۳/۳، حدیث:۴۲۰۶ ملخصاً)

انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے

بخاری شریف کی روایت میں ہے: قَحط (Drought) سے نجات پانے کیلئے ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درخواست کرنے پر حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی تو ایسی بارش بَرسی کہ ہفتہ بھر رُکنے کا نام نہ لیا۔ (بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء علی المنبر، ۳۴۸/۱، حدیث:۱۰۱۵ ماخوذاً)

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن ایک مرتبہ سفر میں پیاس سے بے قرار ہوئے تو بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر اپنی پیاس کے بارے میں عرض کی، سرکارِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا کر اُنہیں سیراب کر دیا۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ ... الخ، ۴۹۵/۲، حدیث:۳۵۷۹ ماخوذاً)

جنت عطا کر دی

مسلم شریف میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ حضرت ربیعہ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جنت مانگی تواُنہیں جنت بھی عطا کر دی۔ (مسلم کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود۔۔۔الخ، ص۱۹۹، حدیث: ۱۰۹۴ ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اِمدادِ مُصطَفٰے کا باب بہت کشادہ ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مشکل کُشائی کا یہ فَیضان صِرف انسانوں تک ہی مَحْدود نہیں، اِس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِرف انسانوں ہی کے نبی نہیں بلکہ تمام مخلوقات کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں، لہٰذا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے دُکھیارے اُمَّتیوں کی فَریادیں سُنتے اور اللہ پاک کی عطا سے اُن کی مُشکِل کُشائی فرماتے ہیں، اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مصیبت میں مُبْتَلا جانوروں، پرندوں حتّٰی کہ بے جان چیزوں کی بھی فریادیں سنتے، اُن کی بولیاں سمجھ لیتے اوراُن کی مدد بھی فرماتے ہیں، چنانچہ

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود توعَرَبی بولتے تھے مگر ساری زبانیں سمجھتے تھے، حتّٰی کہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے، اِس لیے اُونٹوں، چڑیوں (Sparrows) نے حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آستانے پر فریادیں کیں اور دادیں پائیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۱۹ بتغیر قلیل) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: (حُضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو) پتھر سلام کرتے تھے، لکڑی کا سُتُون حَنَّانَہ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے فِراق (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جُدائی) میں رویا، آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے دل کا دُکھ دَرْد کہا اور حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے سب کچھ سمجھ لیا۔ آج حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دروازے پر ہر شخص اپنی بولی میں حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے فریادیں کرتا ہے، کوئی ترجمہ کرنے والا درمیان میں نہیں ہوتا، سب کی سُنتے سمجھتے ہیں، سب کی فریادرَسی کرتے (فریاد کو پہنچتے) ہیں، یہ ہے حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ) کا سب زبانیں جاننے کا ثُبُوت۔(مرآۃ المناجیح،۸/۳۸)مزید فرماتے ہیں:حضرت سُلَیمان(عَلَیْہِ السَّلَام)صِرف چڑیوں،چیونٹیوں کی بولی سمجھتے تھے،حُضور(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) شَجَر و حَجر(درخت وپتھر)،خُشک و تَر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں،حُضور(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حاجت رَوا(حاجت پوری فرمانے والے)، مُشکِل کُشا(آفت سے نجات دلانے والے)ہیں۔یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۸/۲۳۹)

آیئے !اب ہم جانوروں سے مُتَعَلِّق اِمدادِ مُصطفٰے کے دو(2) ایمان اَفروز روحانی واقعات سنتے ہیں:

(1)ہَرنی کی فریاد

حضرت زَید بن اَرقَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:ایک مرتبہ میں رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مدینے کی گلیوں سے گزر رہا تھا،ہمارا گزر ایک اَعرابی کے خیمے کے پاس سے ہوا،جس کے ساتھ ایک ہَرنی بھی بندھی ہوئی تھی۔ہَرنی(female deer)نے عرض کی:یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ!یہ خیمے والا اَعرابی مجھے شِکار کرکے لے آیا ہے،حالانکہ میرے دو(2) بچے جنگل میں موجود ہیں، میرے تھنوں میں دُودھ گاڑھا ہو رہا ہے یہ نہ تو مجھے ذَبح کرتا ہے کہ میں اِس تکلیف سے سکون پاجاؤں اور نہ ہی مجھے چھوڑتا ہے کہ جنگل جاکر اپنے بچوں کو دُودھ پِلا آؤں۔ہَرنی کی فریاد سُن کر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا پلٹ کر واپس آجائے گی ؟عرض کی:جی ہاں! اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ پاک مجھے (ناجائز) ٹیکس وُصول کرنے والے کی مثل عذاب دے۔تو حُضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے چھوڑ دیا،وہ بڑی تیزی و بے قراری کے ساتھ جنگل کی طرف چلی گئی،ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ خوشی خوشی واپس آگئی۔آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔اتنے میں وہ اَعرابی بھی پانی کا مشکیزہ اُٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگیا۔نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس سے فرمایا:کیا یہ ہَرنی ہمیں بیچو گے ؟اُس نے عَرض کی:یَارَسُوْلَ اللہ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اسے میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تحفے میں پیش کیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہَرنی کو آزاد فرمادیا۔

حضرت زَیْد بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں نے اُس ہَرنی کو دیکھا کہ وہ جنگل (Jungle) کی طرف اللہ پاک کی پاکی بیان کرتی اور کلمۂ طیّبہ پڑھتی ہوئی جارہی تھی۔ (دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی کلام الظبیۃ ... الخ، ۶/۳۵)

(2) اُونٹ کی فَریاد

حضرت یَعلیٰ بن مُرَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حُضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ سفر پر جارہے تھے، اچانک ہمارا گزر ایک ایسے اُونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی کی مشکیزیں رکھی جارہی تھیں، جب اُونٹ نے حُضُور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو وہ بِلبِلانے لگا اور اپنی گردن کو جُھکا لیا، حُضُور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کہاں ہے؟ (اتنے میں) وہ آگیا، حُضُور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اِسے میرے ہاتھ بیچ دو، اُس نے کہا: بلکہ یہ میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تحفے میں پیش کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بلکہ اِسے بیچ دو، اُس نے کہا، بلکہ تحفے میں پیش کیا، البتّہ یہ اُونٹ ایسے گھرانے کا ہے جس کا ذریعۂ روزگار اِس کے علاوہ اور کوئی نہیں، حُضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بہرحال جب تم نے اِس کا مُعامَلہ ذِکْر کرہی دیا ہے تو سُنو! اِس نے کام زیادہ لینے اور چارہ کم دینے کی شکایت کی ہے، لہٰذا اِس کے ساتھ اَچّھا سُلوک کیا کرو۔ (دلائل النبوۃ، ذکر المعجزات الثلاث التی شھدن ... الخ، ۶/۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! ان تمام واقعات سے پتا چلا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی عطا سے پہلے بھی اپنے امتیوں کی بھی مدد فرماتے تھے اور اب بھی فرماتے ہیں، نیز جانوروں کے بھی فریاد رس ہیں۔ اللہ پاک کل بروزِ قیامت ہمیں بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت و

نصرت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد